اکائی III

باب 9

5268CH09

ہندوستان کے سیاق وسباق میں منصوبہ بندی اور قابل گزراں ترقی

لفظ منصوبہ بندی آپ کے لیے نیا نہیں ہے کیونکہ یہ ہماری روزمرہ زندگی میں شامل ہے۔آپ نے اس لفظ کا استعمال اپنے امتحانات یا کسی پہاڑی مقام پر جانے کے لیے کی گئی تیاری کے دوران ضرور کیا ہوگا۔اس میں مسئلے پر غوروفکر کرنا، پروگرام کا خاکہ تیار کرنا اور مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے کی جانے والی کاوشیں شامل ہے۔اگرچہ یہ لفظ اپنے آپ میں کافی وسیع ہے لیکن اس

آزادی کے بعد ہندوستان نے ایک مرکزی منصوبہ بندی کو اختیار کیا تھا لیکن بعد میں اس کو کثیر سطحی منصوبہ بندی کی شکل میں ترقی دی۔منصوبہ سازی کی ذمہ داری مرکز، ریاست اور ضلعوں کی سطحوں پر منصوبہ بندی کمیشن کی تھی۔لیکن یکم جنوری 2015 کو منصوبہ بندی کمیشن NITI آیوگ میں بدل دیا گیا۔

NITI آیوگ کا قیام ہندوستان میں معاشی پالیسی میں ریاستوں کو شامل کرنے کے مقصد سے کیا گیا ہے تاکہ وہ مرکز اور ریاستی حکومتوں کو بنیادی اور تکنیکی مشورے دے سکیں۔

باب میں اس کا استعمال معاشی ترقی کے تعلق سے کیا گیا ہے۔لہٰذا یہ ان روایتی طور طریقوں سے مختلف ہے جن کا استعمال اصلاح اور تعمیر نو کے لیے کیا جاتا ہے۔عام طور پر منصوبہ بندی کے دو طریقۂ کار ہوتے ہیں: شعبہ جاتی منصوبہ بندی اور علاقائی منصوبہ بندی۔شعبہ جاتی منصوبہ بندی معیشت کے مختلف شعبوں مثلاً زراعت، آب پاشی، اشیا سازی، توانائی، تعمیر، نقل وحمل، رسل ورسائل، سماجی ڈھانچہ اور بنیادی خدمات کی ترقی سے متعلق ہے۔

ترقی تمام علاقوں میں مساوی نہیں ہے۔کچھ علاقے زیادہ ترقی یافتہ ہیں تو کچھ پچھڑے ہوئے ہیں۔ترقی کی عدم مساوی ترتیب واضح کرتی ہے کہ منصوبہ ساز ایک علاقائی نظریہ اختیار کریں اور ترقی میں علاقائی عدم مساوات کو کم کرنے کے لیے منصوبے تیار کریں۔اس طرح کی منصوبہ بندی کو علاقائی منصوبہ بندی کہا جاتا ہے۔

مخصوص علاقوں کی منصوبہ بندی (Target Area Planning)

جو علاقے معاشی طور پر پچھڑے ہوئے ہیں ان علاقوں میں منصوبہ بندی کرتے وقت خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کسی علاقہ کی معاشی ترقی اس علاقہ کے وسائل پر منحصر ہوتی ہے، لیکن کبھی کبھی وسائل سے مالا مال علاقے بھی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ معاشی ترقی کو وسائل کے ساتھ ساتھ تکنالوجی اور سرمایہ بھی درکار ہوتا ہے۔ منصوبہ بندی کے 15 سال کے تجربہ کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ معاشی ترقی کے معاملے میں علاقائی عدم توازن میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اس بڑھتے ہوئے علاقائی اور سماجی عدم توازن کو دور کرنے کے واسطے منصوبہ بندی کمیشن نے 'مخصوص علاقے' اور 'مخصوص طبقہ' کے طریقہ کار پر زور دیا ہے۔ نہروں کے زیر اثر علاقہ کی ترقی کی منصوبہ بندی کے پروگرام (Command Area Development Programme)، کوہستانی علاقوں کی ترقی کے پروگرام (Hill Area Development Programme)، ریگستان کی ترقی کے پروگرام (Desert Development Programme)، خشک سالی سے متاثر علاقوں کی ترقی کے پروگرام (Drought Prone Area Development Programme) وغیرہ مخصوص علاقہ کی منصوبہ بندی کی چند شاخیں ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے کسانوں کی ترقی کی ایجنسی (The Small Farmers Development Agency) SFDA) اور حاشیہ برادر کسانوں کی ترقی کی ایجنسی (Marginal Farmers Development Agencey, MFDA) مخصوص طبقہ کے پروگراموں کی مثال ہیں۔

آٹھویں پنچ سالہ منصوبہ میں مخصوص علاقہ کی ترقی کے تحت پہاڑی علاقوں اور شمال مشرقی ریاستوں، قبائلی اور پچھڑے علاقوں میں انفراسٹرکچر فراہم کرنے کی غرض سے مخصوص پروگرام مرتب کیے گئے۔

پہاڑی علاقوں کی ترقی کا پروگرام

(Hill Area Development Programme)

پہاڑی علاقوں کے لیے ترقیاتی پروگرام کی شروعات پانچویں پنچ سالہ منصوبہ کے دوران کی گئی تھی۔ اس کے تحت اس وقت کے اتر پردیش (موجودہ اترانچل ریاست) کے تمام پہاڑی اضلاع، آسام میں مکر اور شمالی کچھار کی پہاڑیاں، مغربی بنگال کا دارجلنگ ضلع، اور تمل ناڈو کے نیل گری ضلع کو ملا کر کل 15 اضلاع شامل ہیں۔ 1981 میں پس ماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے بنی قومی کمیٹی نے ان سبھی اضلاع جن کی اونچائی سطح سمندر سے 600 میٹر سے زیادہ تھی اور جن میں قبائلی ذیلی پلان نافذ نہیں ہوا تھا ان کے لیے سفارشات کی تھیں کہ انھیں بھی پس ماندہ پہاڑی علاقے میں شامل کر لیا جائے۔

پہاڑی علاقوں کی سطحی بناوٹ، ماحولیاتی، سماجی اور معاشی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کے لیے تفصیلی ترقیاتی پروگرام وضع کیے گئے جن کا مقصد پہاڑی علاقوں کے وسائل کا بہتر طور پر استعمال کرنا تھا۔ اس کے تحت باغبانی، زرعی شجرکاری، مویشی پالن، پولٹری، شجرکاری اور چھوٹے پیمانے پر دیہی صنعتوں کو فروغ دیا گیا۔

خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے پروگرام

(Drought Prone Area Programme)

اس پروگرام کی شروعات چوتھے پنچ سالہ منصوبہ کے دوران کی گئی تھی۔ اس کا مقصد خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کو روزگار مہیا کرانا اور خشک سالی کے اثرات کو کم کرنے کے لیے پیداوار کے ذرائع کو مستحکم کرنا تھا۔ شروع میں یہ پروگرام خاص طور پر زیادہ مزدوروں پر مبنی تعمیراتی کاموں کو ترجیح دینے کے لیے وضع کیا گیا تھا لیکن پانچویں پنچ سالہ منصوبہ میں اس کے دائرۂ عمل کو وسیع کر دیا گیا اور اس میں آب پاشی کے منصوبوں، زمین سے جڑے ترقیاتی پروگرام شجرکاری، افزائش، چراگاہ، بنیادی دیہی انفرااسٹرکچر کی فراہمی جیسے بجلی، سڑکیں، بازار، قرض اور دیگر خدمات کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا۔

پچھڑے علاقوں کی ترقی کے لیے بنائی گئی قومی کمیٹی نے اس پروگرام کے پیش رفت کی نظرثانی کی اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ یہ پروگرام صرف زراعت اور متعلقہ شعبوں کی ترقی اور ماحولیاتی نظام کے توازن کو برقرار رکھنے پر زور

دیتا ہے۔ چونکہ آبادی کے بڑھتے دباؤ کی وجہ سے حاشیہ کی زمین کا بھی استعمال ہونے لگا ہے جس کی وجہ سے ماحولیات میں پست کاری شروع ہوگئی۔ ماحولیات کی اس پست کاری کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ خشک سالی سے متاثر علاقوں میں روزگار کے متبادل مواقع فراہم کیے جائیں۔ ان علاقوں کی ترقی کے لیے دوسری حکمت عملی یہ ہوسکتی ہے کہ مسلمہ طور پر پن دھارا ترقی پر عمل کیا جائے۔ خشک سالی سے متاثر علاقوں کی ترقی کے لیے بنیادی شرط یہ ہے کہ ماحولیاتی نظام، پانی، نباتات، انسانوں اور جانوروں کے درمیان کے توازن کو برقرار رکھا جائے۔

ہندوستان کے منصوبہ بندی کمیشن (1967) نے ملک میں 67 اضلاع (مکمل یا جزوی طور پر) کی نشاندہی کی جو کہ خشک سالی سے متاثر ہیں۔ آب پاشی کمیشن (1972) نے 30 فی صد زیر آب پاشی علاقوں کی بنیاد پر خشک سالی سے متاثر علاقوں کی حد بندی کی۔ ہندوستان میں خشک سالی سے متاثر زیادہ تر علاقے راجستھان، گجرات، مغربی مدھیہ پردیش، مہاراشٹر کے مراٹھواڑہ علاقہ میں، آندھرا پردیش کے رائل سیما، اور تیلنگانہ پٹھاروں میں کرناٹک پٹھار اور تمل ناڈو کے دور دراز اونچائی والے علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ پنجاب، ہریانہ اور شمالی راجستھان کے خشک سالی والے علاقے آب پاشی کی سہولیات کی وجہ سے خشک سالی سے محفوظ ہیں۔

کیس اسٹڈی۔ بھارمور میں مسلّمہ قبائلی ترقیاتی منصوبہ

Case Study–Integrated Tribal Development Project in Bharmaur* Region

بھارمور قبائلی علاقہ میں ہماچل پردیش کے چمبا ضلع کی دو تحصیلیں بھارمور اور ہولی شامل ہیں۔ یہ 21 نومبر 1975 سے درجہ جات قبائلی علاقہ ہے۔ یہ علاقہ 'گدّی' قبائل کا مسکن ہے جن کی ہمالیائی علاقہ میں اپنی ایک پہچان ہے، کیونکہ یہ لوگ موسمی نقلِ مکانی کرتے ہیں اور ''گدیالی'' بولی بولتے ہیں۔

بھارمور قبائلی علاقہ کی آب و ہوا سخت ہے بنیادی وسائل کی کمی اور ماحول لطیف اور کمزور ہے۔ ان عوامل نے اس علاقہ کی معیشت اور سماج کو متاثر کیا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق بھارمور ذیلی ڈویزن کی مجموعی آبادی 39,113 تھی یعنی 21 افراد فی مربع کلومیٹر۔ یہ ہماچل پردیش کے سب سے پس ماندہ (معاشی اور سماجی اعتبار سے) علاقوں میں سے ایک ہے۔ تاریخی طور پر گدی قبائیلیوں نے جغرافیائی، معاشی علاحدگی کا تجربہ کیا اور سماجی و معاشی ترقی سے محروم رہے۔ ان کی معیشت بنیادی طور پر زراعت اور اس سے متعلق سرگرمیوں مثلاً بھیڑ اور بکری پالن پر مبنی ہے۔

بھارمور قبائلی علاقہ میں ترقی کا دور 1970 کی دہائی میں شروع ہوا جب ''گدی'' لوگوں کو درجہ فہرست قبائل کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ 1974 میں پانچویں پنج سالہ منصوبہ کے تحت قبائلی ذیلی منصوبہ کی شروعات کی

یہ علاقہ ′11 32^0 شمال سے ′41 32^0 شمال عرض البلد اور ′22 76^0 مشرق سے ′53 76^0 مشرق طول البلد کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ تقریباً 1,818 مربع کلومیٹر میں پھیلا ہوا ہے اور اس کا زیادہ تر حصہ سطح سمندر سے 1,500 میٹر سے 3,700 میٹر کی اونچائی کے درمیان واقع ہے۔ گدّیوں کا مسکن کہا جانے والا یہ علاقہ چاروں طرف سے بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے شمال میں پیر پنجال اور جنوب میں دھولا دھار پہاڑی سلسلے ہیں۔ مشرق میں دھولا دھار سلسلہ روہتانگ درّے کے پاس 'پیر پنجال' پہاڑی سلسلہ سے ملتا ہے۔ اس علاقہ میں راوی اور اس کی معاون ندیاں بدھیل اور ٹنڈھین عمیق اور تنگ وادیوں (Gorges) میں بہتی ہیں۔ یہ ندیاں اس علاقہ '' کو چار طبعی خطّوں ہولی، کھانی، کُگٹی اور تندھا میں تقسیم کرتی ہیں۔ موسم سرما میں بھارمور میں شدت کی ٹھنڈ پڑتی ہے اور برف باری ہوتی ہے۔ جنوری میں یہاں پر ماہانہ اوسط درجہ حرارت 4^0C سینٹی گریڈ اور جولائی میں 26^0C سینٹی گریڈ رہتا ہے۔

* بھارمور سنسکرت کے لفظ براہمور سے نکلا ہے۔ اس کتاب میں اس لفظ کا استعمال علاقائی اثر کو برقرار رکھنے کے لیے ہوا ہے۔

گئی اور مسلمہ قبائلی ترقی پروجیکٹ کے تحت ہماچل پردیش کے جن پانچ قبائلی گروہوں کو درج فہرست قبائل میں شامل کیا گیا ہے ان میں سے ایک گدی ہے، اور اس پروگرام کا مقصد گدیوں کی زندگی میں سدھار لانا اور بھارمور اور ہماچل پردیش کے دوسرے حصوں کے درمیان ترقی کے فرق کو کم کرنا تھا۔ اس شادیوں میں کمی شامل ہیں۔ اس علاقہ میں خواندگی نسواں کی شرح 1971 میں 1.88 فی صد سے بڑھ کر 2011 میں 65 فی صد ہوگئی۔ عورتوں اور مردوں کی شرح خواندگی میں فرق یعنی خواندگی کی صنفی تفریق میں بھی کمی آئی ہے۔ روایتی طور پر گدیوں کی معیشت کا انحصار خود کفیل زرعی و چرواہا گیری معیشت
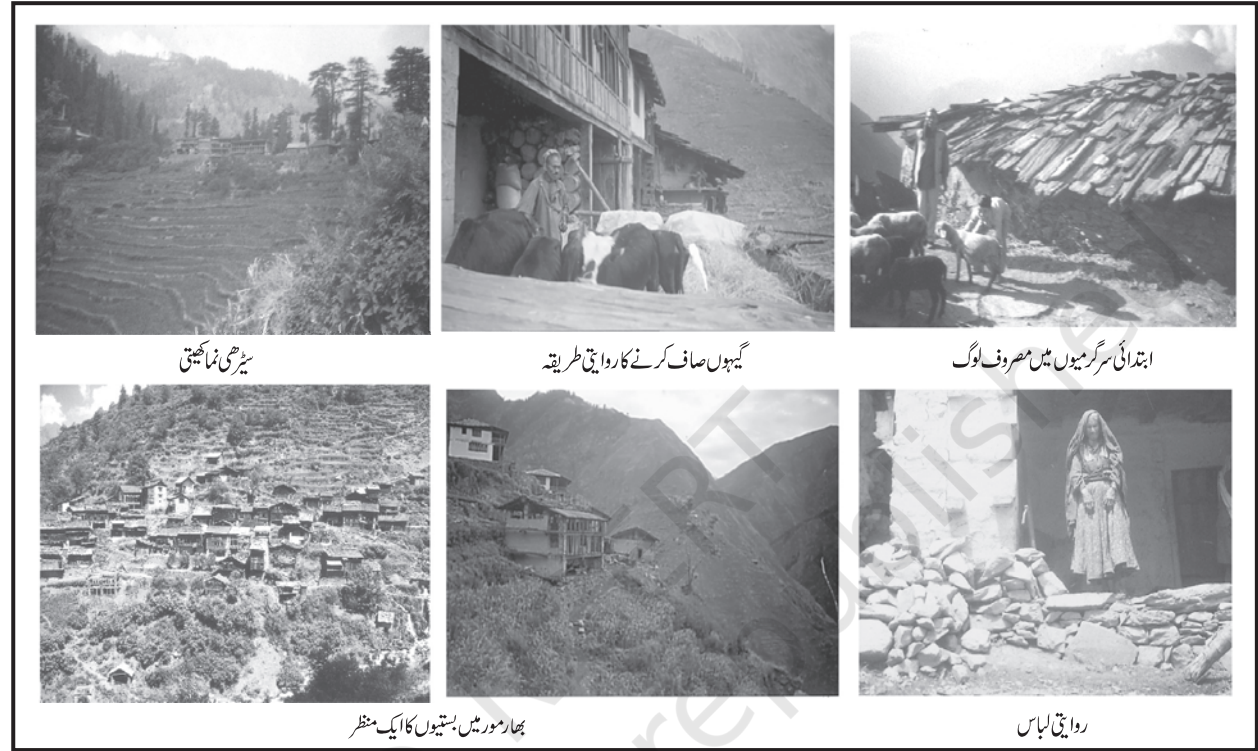
سیڑھی نما کھیتی
گیہوں صاف کرنے کا روایتی طریقہ
ابتدائی سرگرمیوں میں مصروف لوگ
بھارمور میں بستیوں کا ایک منظر
روایتی لباس

شکل 9.1

پلان کے تحت نقل وحمل، رسل ورسائل، زراعت اور اس سے متعلق سرگرمیوں اور سماجی اور عوامی خدمات کو ترجیح دی گئی۔

بھارمور میں ذیلی قبائلی پلان کی خاص بات انفرا اسٹرکچر مثلاً اسکول، صحت، پینے کا پانی و سڑکیں، رسل ورسائل اور بجلی کی فراہمی ہے۔ لیکن ہولی اور کھانی علاقوں میں راوی ندی کے ساتھ بسے گاؤں انفرا اسٹرکچر کی ترقی سے سب سے زیادہ مستفید ہوئے ہیں۔ تنداہ اور کگٹی علاقوں کے دور افتادہ گاؤں ابھی بھی مناسب انفرا اسٹرکچر کی ترقی کا انتظار کر رہے ہیں۔

آئی ٹی ڈی پی (ITDP) کے عمل میں آنے کے بعد کئی سماجی فائدے ہوئے جن میں خواندگی میں پرزور اضافہ و صنفی تناسب میں سدھار اور کم سنی کی پر تھا جس میں خوردنی اناج اور مویشیوں کی پیداوار پر زور دیا جاتا تھا۔ لیکن بیسویں صدی کی آخری تین دہائیوں کے دوران بھارمور میں دالوں اور دیگر نقدی فصلوں کے رقبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ لیکن یہاں ابھی بھی کاشت روایتی حرفیات سے کی جاتی ہے۔ اس علاقے کی معیشت میں خانہ بدوش چرواہا گیر معیشت کی کم ہوتی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ موجودہ دور میں کل خاندانوں میں سے صرف 10 فی صد خاندان ہی موسمی چرواہا گیری عمل میں لاتے ہیں۔ لیکن گدی قبائل آج بھی بہت متحرک ہیں اور ان کی ایک بڑی تعداد موسم سرما میں کانگڑہ اور آس پاس کے علاقوں میں مزدوری کی غرض سے نقل مکانی کرتی ہے۔

اندرا گاندھی نہر
کمانڈ علاقہ
ہریکے باندھ
بیاس ندی
ستلج ندی
پنجاب
گنگانگر
خاص نہر کا دہانہ
ہریانہ
پاکستان
لنکرانسر
چرو
بیکانیر
جیسلمیر
راجستھان
خاص نہر کا پچھلا حصہ
باڑمیر
کمان علاقہ
پہلا مرحلہ
سیدھے طور پر
لفٹ کے ذریعہ
دوسرا مرحلہ
سیدھے طور پر
لفٹ کے ذریعہ
بین الاقوامی سرحد
صوبے کی سرحد
ضلع کی سرحد
کمان علاقہ
35 0 35 70
کلومیٹر
شکل 9.3

پائیدار ترقی
(Sustainable Development)

عام طور پر ترقی سے مراد سماج کی حالت اور تاریخ انسانی کے لمبے عرصہ میں معاشرہ میں تبدیلیوں کی روش سے ہے جس کا انحصار زیادہ تر حیاتیاتی اور طبعی ماحول اور انسانی معاشروں کے مابین باہمی عمل (عمل کاری) پر ہے۔ انسان اور ماحول کا تعامل اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ سماج نے کس نوعیت کی تکنیکی ترقی کی ہے اور کس طرح کے اداروں کی پرورش کی ہے۔ اگرچہ ٹیکنالوجی اور اداروں نے انسان اور ماحول کے تعامل کو ایک رفتار فراہم کی ہے۔ جس کی وجہ سے ٹیکنالوجی کا معیار بلند ہوا ہے اور کئی طرح کے ادارے یا تو وجود میں آئے یا ان کی وضع میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ترقی ایک کثیر ابعاد نظریہ ہے جو معیشت، معاشرہ اور ماحول میں مثبت اور پائیدار تبدیلی کا مظہر ہے۔

ترقی کا نظریہ مثبت تبدیلیوں کی مسلسل رونمائی سے ہے۔ اور اس کی ابتدا بیسویں صدی کے دوسرے نصف کے اواخر میں ہوئی۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد، ترقی کا تصور معاشی ترقی کے مترادف تھا۔ جسے کل قومی پیداوار (GNP) اور فی کس آمدنی یا فی کس تصرف کے زمانی اضافہ کے طور پر دیکھا گیا۔ لیکن تیز رفتار معاشی ترقی کے منازل طے کرنے والے ممالک میں بھی ترقی کی رفتار ہمہ گیر نہیں تھی بلکہ غیر مساوی تھی جس کی وجہ سے ان ممالک میں بھی غربت میں اضافہ ہوا۔ اس لیے 1970 کی دہائی میں ترقی کے ساتھ دوبارہ تقسیم اور افزائش اور مساوات جیسے محاوروں کو بھی ترقی کی تعریف میں شامل کر لیا گیا۔ دوبارہ تقسیم اور افزائش و مساوات کے سوالوں پر غور کرتے وقت اس بات کا احساس ہوا کہ ترقی کے تصور کو صرف معاشیات تک محدود نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ اس میں لوگوں کی فلاح و بہبود اور معیار زندگی، صحت عامہ، تعلیم، بہتر مساوی مواقع اور سیاسی و سماجی اختیارات سے متعلق مسئلے بھی شامل ہیں۔ 1980 کی دہائی میں ترقی کا تصور کافی وسیع ہو گیا جس میں سماج کے سبھی طبقوں کی سماجی اور ثقافتی فلاح کا پورا خیال رکھا گیا۔

1960 کی دہائی کے آخر میں مغربی دنیا میں ماحولیات سے متعلق مسائل پر بڑھتی عوامی بیداری سے پائیدار ترقی کا نظریہ وجود میں آیا۔ اس سے ماحول پر صنعتی ترقی کے غیر ضروری منفی اثرات کے بارے عوام کی فکر ظاہر ہوتی ہے۔ 1968 میں اہرلچ کی کتاب ''**دی پاپولیشن بمب**'' اور 1972 میں میڈوس و دیگر کی کتاب ''**دی لمٹس ٹو گروتھ**'' کے شائع ہونے کے بعد لوگوں کی اور خاص کر ماہرین ماحولیات کی فکر میں اضافہ ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترقی کا ایک نیا نظریہ وجود میں آیا جسے 'قابل گزراں ترقی' یا پائیدار ترقی کے نام سے جانا گیا۔

ماحول کے مسئلے پر عالمی برادری کی بڑھتی فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ نے ''عالمی کمیشن برائے ماحول اور ترقی'' (World Commission on Environment and Development, WCED) کو قائم کیا جس کی صدارت کا ذمہ ناروے کی وزیراعظم گرو ہارلیم برنٹ لینڈ (Gro Harlem Brundtland) کو سونپا گیا۔ کمیشن کی رپورٹ جسے برنٹ لینڈ رپورٹ بھی کہتے ہیں 'آور کامن فیوچر' (Our Commom Future) کے نام سے 1987 میں پیش کی گئی۔ اس رپورٹ میں قابل گزراں ترقی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ ''ایک ایسی ترقی جس میں آنے والی نسلوں کی ضروریات کو متاثر کیے بغیر موجودہ نسلوں کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔''

شکل 9.4 اندرا گاندھی نہر

پائیدار ترقی موجودہ دور میں ترقی کے ماحولیاتی، سماجی اور معاشی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے وسائل کے تحفظ کی وکالت کرتا ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں ان وسائل کا بخوبی استعمال کرسکیں۔ پائیدار ترقی نسل انسانی کی ترقی جس کا ایک مشترکہ مستقبل ہو اسے خاطر میں لاتی ہے۔

کیس اسٹڈی (Case Study)

اندرا گاندھی نہر کا کمان علاقہ

اندرا گاندھی نہر، جو پہلے راجستھان نہر کے نام سے جانی جاتی تھی، ہندوستان کے سب سے بڑے نہر سلسلے میں سے ایک ہے۔ 1948 میں کنورسین نے اس کا ذہنی خاکہ تیار کیا اور 31 مارچ 1958 کو اس منصوبہ کی شروعات ہوئی۔ یہ نہر پنجاب کے ہریکے باندھ سے نکالی گئی ہے اور پاکستان کی سرحد سے 40 کلومیٹر کی دوری پر راجستھان کے تھار ریگستان سے گزرتی ہے۔ اس نہر کی کل مجوزہ لمبائی 9,060 کلومیٹر ہے اور یہ تقریباً 19.63 لاکھ ہیکٹر مزروعہ رقبہ پر آب پاشی کی سہولیات فراہم کرسکتی ہے۔ کل کمان رقبہ کے تقریباً 70 فی صد حصے پر آب پاشی سیدھے طور پر جب کہ بقیہ 30 فی صد علاقے پر لفٹ نظام کے ذریعہ پانی مہیا کرایا جائے گا۔ نہر کی تعمیر کو دو مرحلوں میں مکمل کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلہ کے کمان علاقہ میں گنگانگر، ہنومان گڑھ اور بیکانیر اضلاع کا شمالی حصہ شامل ہے۔ ان علاقوں کی زمین قدرنا ہموار ہے اور اس کا قابل کاشت کمان رقبہ 5.53 لاکھ ہیکٹر ہے۔ دوسرے مرحلہ کا کمان علاقہ بیکانیر، جیسلمیر، باڑمیر، جودھپور، ناگور، اور چرو اضلاع میں 14.10 لاکھ ہیکٹر قابل زراعت رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں ریگستان اور منتقل ہونے والے تودۂ ریگ بکھرے ہوئے ہیں اور جہاں درجہ حرارت 50^0C تک پہنچ جاتا ہے۔ لفٹ نہر میں زمینی ڈھلان کے مخالف پانی کا بہاؤ برقرار رکھنے کے لیے پانی کو پمپوں کی مدد سے اوپر اٹھایا جاتا ہے۔ اندرا گاندھی نہری سلسلے کی سبھی لفٹ نہریں اس کے بائیں کنارے سے نکلتی ہیں جب کہ اس کے داہنے کنارے پر سبھی رودرواں ہیں۔

پہلے مرحلہ کے کمان علاقہ میں آب پاشی کی شروعات 1960 کی دہائی کے اوائل میں ہوئی تھی جب کہ دوسرے مرحلہ کے کمان علاقہ میں آب پاشی کی شروعات 1980 کی دہائی کے وسط میں ہوئی تھی۔ آب پاشی کی سہولیت کی فراہمی سے اس خشک علاقے کے ماحولیاتی، معاشی اور سماجی حالات میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں کے ماحول پر مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات رونما ہوئے ہیں۔ لمبے عرصہ تک مٹی میں رطوبت کی فراہمی اور کمان علاقہ ترقی (CAD) پروگرام کے تحت شروع کی گئی شجرکاری اور چراگاہوں کی تجدید سے اس علاقہ کی ہریالی میں اضافہ ہوا۔ اس سے ہوا کے ذریعے ہونے والے مٹی کے کٹاؤ میں خاطر خواہ کمی آئی اور ساتھ ہی نہر میں ریگ کے جماؤ کی رفتار بھی کم ہوگئی ہے۔ لیکن گھنی آب پاشی اور پانی کے زیادہ استعمال کی وجہ سے سیم زدگی اور مٹی میں اضافی کھارے پن جیسے مسائل پیدا ہوگئے۔

شکل 9.5 اندرا گاندھی نہر اور مضافاتی علاقے

نہری آب پاشی کی سہولیت سے اس علاقہ کی زرعی معیشت میں نمایاں تبدیلی رونما ہوئی۔ اس خطے میں فصلیں اگانے میں مٹی کی محدود رطوبت ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔ نہری آب پاشی کی وجہ سے نہ کہ صرف زرعی رقبہ میں اضافہ ہوا بلکہ کاشتکاری کے گھنے پن میں بھی اضافہ ہوا۔ یہاں کی روایتی فصلوں مثلاً چنا، باجرا اور جوار کی جگہ گیہوں، کپاس، مونگ پھلی اور چاول نے لے لی۔ یہ گھنی آب پاشی کا ہی نتیجہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ابتدائی طور

بڑھتی آب پاشی سے زراعتی اور مویشی پیداوار میں خاطر خوہ اضافہ ہوالیکن اس کے ساتھ ساتھ پانی کے اکٹھا ہونے اور مٹی کے اضافی کھارے پن جیسے مسائل بھی پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے آنے والے وقت میں زراعت کی قابل گزراں ترقی میں رکاوٹ آسکتی ہے۔

پائیدار ترقی کو فروغ دینے والے عوامل

(Measures for Promotion of Sustainable Development)

بہت سے ماہرین نے اندر گاندھی نہر منصوبہ کی ماحولیاتی پائیداری پر اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ پچھلی چار دہائیوں میں جس طرح طبعی ماحول کی پست کاری ہوئی ہے اس سے ماہرین کے اس نقطہ نظر کو کافی تقویت ملی ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ قابل گزراں ترقی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کمان علاقہ میں ماحولیاتی پائیداری کو اہمیت دی جائے۔ اسی لیے اس کمان علاقہ میں قابل گزراں ترقی کو حاصل کرنے کے لیے جو سات اقدامات تجویز کیے گئے ہیں ان میں سے پانچ تجاویز اس علاقہ میں ماحولیاتی توازن کو قائم رکھنے سے متعلق ہیں۔

(i) پہلی اور اہم ترین ضرورت اس بات کی ہے کہ پانی کے بندوبست سے متعلق پالیسی پر سختی سے عمل کیا جائے۔ مذکورہ نہری منصوبہ کے پہلے مرحلہ کا مقصد فصلوں کے تحفظ کے لیے سینچائی کی سہولیات فراہم کرانا تھا جبکہ دوسرے مرحلہ میں زراعت اور چراگاہوں کو وسیع پیمانے پر آب پاشی کے لیے پانی مہیا کرانا تھا۔

(ii) عام طور پر ایسی فصلیں اگانی چاہئیں جنھیں زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس لیے لوگوں کو شجر کاری خصوصاً ترنجی پھلوں کی کاشت کے لیے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

(iii) کمان علاقہ ترقیاتی پروگرام (CAD) مثلاً نالیوں کے جال کو بچھانا، زمین کو ہموار کرنا، اور ''ورابندی'' نظام (کمان علاقہ میں نہر کے پانی کی مساوی تقسیم) کو مؤثر طور پر نافذ کرنا تاکہ بہاؤ کے دوران ہونے والے پانی کے نقصان کو کم کیا جا سکے۔

(iv) پانی بھراؤ اور کھارے پن سے متاثر علاقوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانا۔

(v) ماحولیاتی ترقی کے لیے جنگل بانی، حفاظتی پٹی کی شجر کاری اور چراگاہوں کا فروغ کچھ ضروری اقدامات ہیں۔ ان اقدامات کی دوسرے مرحلہ کے نازک ماحول میں سخت ضرورت ہے۔

(vi) اس علاقے میں پائیدار سماجی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب معاشی طور پر کمزور طبقہ کے لوگوں کو زراعت کے لیے مناسب معاشی امداد فراہم کی جائے۔

(vii) اس علاقہ میں پائیدار معاشی ترقی صرف زراعتی ترقی اور مویشی پالن کے ذریعہ حاصل نہیں کی جاسکتی۔ زراعت اور متعلقہ سرگرمیوں کو معیشت کے دوسرے شعبوں کے ساتھ ساتھ فروغ دینا ہوگا۔ اس طریقہ کار پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ معیشت میں تنوع پیدا ہوگا اور گاؤں، زراعت سے متعلق خدماتی مراکز اور بازار کے مابین ایک کاروباری تعلق قائم ہوگا۔

مشقیں

.1 نیچے دیے گئے چار جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) علاقائی منصوبہ بندی کا تعلق:

(a) معیشت کے مختلف شعبوں کی ترقی سے ہے۔

(b) مخصوص علاقے کی ترقی کے نظریے سے ہے۔

(c) نقل وحمل کی سہولیات میں علاقائی فرق سے ہے۔

(d) دیہی علاقوں کی ترقی سے ہے۔

(ii) ITDP سے مراد:

(a) مجموعی ٹورسٹ ترقیاتی پروگرام ہے۔

(b) مجموعی ٹریول ترقیاتی پروگرام ہے۔

(c) مجموعی قبائلی ترقیاتی پروگرام ہے۔

(d) نقل وحمل ترقیاتی پروگرام ہے۔

(iii) مندرجہ ذیل میں سے اندرا گاندھی کمان علاقہ میں قابل گزراں ترقی کے لیے کون سا عمل سب سے اہم ہے؟

(a) زراعتی ترقی (b) ماحولیاتی ترقی

(c) نقل وحمل کی ترقی (d) زمین کی نوآبادکاری

.2 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تقریباً 30 الفاظ میں دیجیے۔

(i) بھارمور قبائلی علاقہ میں ITDP کے سماجی فائدے کیا ہیں؟

(ii) قابل گزراں ترقی کے نظریہ کی تعریف کیجیے۔

(iii) اندرا گاندھی نہر کمان علاقہ میں آب پاشی کے کیا مثبت اثرات پڑے؟

.3 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تقریباً 150 الفاظ میں دیجیے۔

(i) قحط والے علاقوں اور زرعی آب وہوائی منصوبہ بندی پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔ اس نوعیت کے پروگرام ہندوستان میں خشک زراعت کی ترقی میں کس طرح مددگار رہیں؟

(ii) اندرا گاندھی نہر کمان علاقہ میں قابل گزراں ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے کچھ اقدام تجویز کیجیے۔

پروجیکٹ

(i) اپنے علاقے میں چلائے جارہے علاقائی ترقیاتی پروگراموں کے بارے معلوم کیجیے۔ان پروگراموں نے آپ کے علاقہ میں سماج اور معیشت پر جو اثر ڈالا اس کا جائزہ لیجیے۔

(ii) آپ اپنے علاقے یا کسی ایسے علاقے کی نشاندہی کریں جہاں ماحول،سماج اور معیشت سے جڑے سنگین مسائل ہوں۔اس علاقے کے وسائل کا تجزیہ کیجیے اور ان کی ایک فہرست مرتب کیجیے اور اس علاقے کی قابل گزراں ترقی کے لیے مناسب اقدامات تجویز کیجیے۔جیسا کہ اندرا گاندھی نہر کمان علاقے کے لیے کیا گیا ہے۔